روزنامہ

(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org

email: editor@alfazl.org

جمعرات 4نومبر 2010ء 26ذیقعد 1431 ہجری 4 نبوت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 227

اللہ کو کھانے کی حاجت نہیں

تو کہہ دے کہ کیا اللہ کے سوا میں کوئی دوست پکڑلوں جو آسمانوں اور زمین کی پیدائش کا آغاز کرنے والا ہے اور وہ (سب کو) کھلاتا ہے جبکہ اسے کھلایا نہیں جاتا۔ تو کہہ دے کہ یقیناً مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر ایک سے جس نے فرمانبرداری کی، اول رہوں اور تُو ہرگز مشرکین میں سے نہ بن۔

(الانعام:15)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خشک فلاسفروں کا جھوٹا اور مغشوش فلسفہ جس پر آج کل کے نوتعلیم یافتہ لوگ فریفتہ ہو رہے ہیں اور جس کے بدنتائج کی بے خبری نے بہت سے سادہ لوحوں کو برباد کر دیا ہے۔ یہ ہے کہ جب تک کسی اصل یا فرع کا قطعی طور پر فیصلہ نہ ہو جائے اور بکلی اس کا انکشاف نہ ہو جائے تب تک اس کو ہرگز ماننا نہیں چاہئے گو خدا ہو یا کوئی اور چیز ہو۔ ان میں سے اعلیٰ درجہ کے اور کامل فلاسفر جنہوں نے ان اصولوں کی سخت پابندی اختیار کی تھی انہوں نے اپنا نام محققین رکھا جن کا دوسرا نام دہریہ بھی ہے۔ ان کامل فلاسفروں کا بہ پابندی اپنے اصول قدیمہ کے یہ مذہب رہا ہے کہ چونکہ خدائے تعالیٰ کا وجود قطعی طور پر بذریعہ عقل ثابت نہیں ہو سکتا اور نہ ہم نے اس کو بچشم خود دیکھا اس لئے ایسے خدا کا ماننا ایک امر مظنون اور مشتبہ کا مان لینا ہے جو اصول مقررہ فلسفہ سے بکلی بعید ہے سو انہوں نے پہلے ہی خدائے تعالیٰ کو درمیان سے اڑایا۔ پھر فرشتوں کا یوں فیصلہ کیا کہ یہ بھی خدائے تعالیٰ کی طرح نظر نہیں آتے چلو یہ بھی درمیان سے اٹھاؤ۔ پھر روحوں کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ رائے ظاہر کی کہ ہم کوئی ثبوت قابل اطمینان اس بات پر نہیں دیکھتے کہ بعد مرنے کے روح باقی رہ جاتی ہے نہ کوئی روح نظر آتی ہے اور نہ واپس آکر کچھ اپنا قصہ سناتی ہے بلکہ سب روحیں مفارقت بدن کے بعد خدا اور فرشتوں کی طرح بے اثر و بے نشان ہیں سو ان کا بھی وجود ماننا خلاف دلیل و برہان ہے۔ ان سب فیصلوں کے بعد ان کی نظر عمیق نے تکالیف شرعیہ کی مشقت اور حلال حرام کا فرق اصول فلسفہ کا سخت مخالف سمجھا۔ اس لئے انہوں نے صاف صاف اپنی رائے ظاہر کر دی کہ ماں اور بہن اور جورو میں فرق کرنا یا اور چیزوں میں سے بلاثبوت ضرر طبی بعض چیزوں کو حرام سمجھ لینا یہ سب بناوٹی باتیں ہیں جن پر کوئی فلسفی دلیل قائم نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ ننگا رہنے میں کوئی شناعت عقلی ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس میں طبی قواعد کے رو سے فوائد ہیں۔ اسی طرح ان فلاسفروں کے اور بھی مسائل ہیں اور خلاصہ ان کے مذہب کا یہی ہے کہ وہ بجز دلائل قطعیہ عقلیہ کے کسی چیز کو نہیں مانتے اور ان کی فلسفیانہ نگاہ میں گو کیسی کوئی بدعملی ہو جب تک براہین قطعیہ فلسفیہ سے اس کا بد ہونا ثابت نہ ہو لے یعنے جب تک اس میں کوئی طبی ضرر یا دنیوی و بدانتظامی متصور نہ ہو تب تک اس کا ترک کرنا بے جا ہے۔ مگر جو دوسرے درجہ کے فلاسفر ہیں انہوں نے لوگوں کے لعن طعن سے اندیشہ کر کے اپنے فلاسفری اصولوں کو کچھ نرم کر دیا ہے اور قوم کے خوف اور ہم جنسوں کی شرم سے خدا اور عالم جزا اور دوسری کئی باتوں کو ظنی طور پر تسلیم کر بیٹھے ہیں لیکن یہ اعلیٰ درجہ کے فلاسفر ان کو سخت نالائق اور بدفہم اور غبی الطبع اور بزدل اور اپنی سوسائٹی کے بدنام کنندہ خیال کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے فلاسفر ہونے کا دعویٰ تو کیا لیکن اصول فلسفہ پر جیسا کہ حق چلنے کا تھا نہیں چلے۔ اس لئے اول درجہ کے فلاسفر اس بات سے عار رکھتے ہیں کہ ان ناقصوں کو فلاسفر کے باعزت لفظ سے مخاطب یا موسوم کیا جائے۔

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2صفحہ86)

خطبہ جمعہ حضور انور

6 بجے شام نشر ہوگا

۞ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ 5 نومبر 2010ء سے برطانیہ کے وقت کی تبدیلی کی وجہ سے پاکستانی وقت کے مطابق شام 6 بجے نشر ہوا کرے گا۔ احباب نوٹ فرما لیں اور خطبات سے بھرپور استفادہ فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا

ڈینگی بخار کیلئے نسخہ

۞ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈینگی بخار کیلئے درج ذیل نسخہ تجویز فرمایا ہے۔

ڈینگی بخار میں مبتلا ہو جانے کی صورت میں

1- Aconite+ Arsanic Alb 200

2- Typhiodinum+ Pyrogenium 30

باری باری ہفتہ میں ایک ایک بار (تین دن کے وقفہ سے)

3- Bryonia + Rhustox+Ipecac +Eupatorium +China 30

ملا کر دن میں دو بار صبح اور شام

4- Echinacea-Q

دس قطرے چند گھونٹ پانی میں ملا کر دن میں دو بار۔ کھانے کے بعد

ڈینگی بخار کی وباء کے حفظِ ماتقدم کیلئے دوائیں

1- Dengue Fever -200

ہفتہ میں ایک بار

2- Bryonia + Rhustox+Ipecac +China +Eupatorium 30

ملا کر دن میں ایک بار

خصوصاً واقفین نو کے لئے

سیرۃ النبی ﷺ از شمائل الترمذی

قسط نمبر 8

رسول اللہ ﷺ کے سالن کا ذکر

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرکہ کیا ہی اچھا سالن ہے۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ کیا تم لوگ جو چاہتے ہو وہ کھاتے پیتے نہیں ہو؟ میں نے تو تمہارے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپؐ کے پاس معمولی قسم کی کھجوریں بھی اتنی نہ ہوتیں جو آپؐ کا پیٹ بھر سکیں۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرکہ کیا ہی اچھا سالن ہے۔

زَہدَم الجرمی کہتے ہیں ہم حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے پاس تھے۔ آپ کے پاس مرغی کا گوشت لایا گیا۔ لوگوں میں سے ایک شخص ایک طرف ہو گیا۔ انہوں نے اس سے پوچھا تمہیں کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے اسے کچھ (گند) کھاتے دیکھا تھا اس لیے میں نے قسم کھائی ہے کہ اسے نہ کھاؤں گا۔

انہوں نے کہا قریب آ جاؤ (اور کھانا کھاؤ) کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔

حضرت سفینہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حباریٰ کا گوشت کھایا ہے۔

(حباریٰ کا لفظ مختلف قسم کے پرندوں پر بولا گیا ہے جیسے بٹیر، سرخاب، چکور، وغیرہ۔ قاموس العصری میں Bustard کے معنی کیے گئے ہیں)۔

زَہدَم الجرمی کہتے ہیں ہم حضرت ابوموسیٰؓ کے پاس تھے وہ کہتے ہیں کہ آپ کا کھانا لایا گیا۔ کھانے میں مرغی کا گوشت پیش کیا گیا۔ لوگوں میں بنوتیم اللہ کا ایک سرخ فام شخص تھا جو آزاد کردہ غلام معلوم ہوتا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ کھانے کے قریب نہ گیا تو حضرت ابوموسیٰؓ نے اسے کہا قریب آؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ اس نے کہا میں نے اسے ایسی چیز کھاتے دیکھا ہے جس کی وجہ سے مجھے اس سے کراہت آتی ہے۔ اس لیے میں نے قسم کھائی ہے کہ اسے کبھی نہ کھاؤں گا۔

حضرت ابو اَسید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے استعمال کرو کیونکہ یہ بابرکت درخت کا تیل ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زیتون کا تیل کھاؤ اور اس کی چکنائی استعمال کیا کرو کیونکہ یہ مبارک درخت میں سے ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کدو پسند تھا۔ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کے پاس کھانا لایا گیا یا آپؐ کو اس کے لئے مدعو کیا گیا تو میں کدو چن چن کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھنے لگا کیونکہ میں جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ پسند ہیں۔

حکیم بن جابر اپنے والد (حضرت جابرؓ) سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپؐ کے پاس کدو دیکھا جس کے ٹکڑے کیے جا رہے تھے۔ میں نے عرض کی یہ کیا ہے؟ فرمایا: اس سے ہم اپنا کھانا زیادہ کریں گے۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے کھانے کے لئے جو اس نے تیار کیا تھا رسول اللہ ﷺ کو مدعو کیا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں: میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس دعوت میں گیا۔ اُس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جو کی روٹی اور شوربا پیش کیا۔ جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے تھے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ پیالے کے اطراف سے کدو چن چن کر تناول فرما رہے ہیں۔ پس اُس دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میٹھا اور شہد پسند فرماتے تھے۔

عطاء بن یسار کو حضرت ام سلمہؓ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہلو کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا۔ آپؐ نے اُس میں سے تناول فرمایا۔ پھر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور وضوء نہیں کیا۔

حضرت عبداللہ بن حارثؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھایا۔

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ روایت کرتے ہیں کہ ایک رات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مہمان تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو پہلو کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا گیا۔ آپؐ نے چھری پکڑی اور اُس سے کاٹ کاٹ کر مجھے دینے لگے۔ اتنے میں حضرت بلالؓ آپؐ کو نماز کی اطلاع دینے کے لئے آ گئے۔ آپؐ نے چھری رکھ دی اور فرمایا اس کو کیا ہوا؟ اللہ اس کا بھلا کرے۔ حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کی مونچھیں بہت بڑھ گئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: میں مسواک پر (رکھ کر) کاٹ دوں یا یہ فرمایا کہ انہیں مسواک پر (رکھ کر) کاٹ لو۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا اور (اس میں سے) آپؐ کی خدمت میں دستی پیش کی گئی۔ اس کا گوشت آپؐ کو پسند تھا۔ آپؐ نے اسے دانتوں سے کاٹ کر تناول فرمایا۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو دستی کا گوشت بہت پسند تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ آپؐ کو دستی کے گوشت میں ہی زہر دیا گیا تھا۔ اور گمان کیا جاتا تھا کہ آپؐ کو یہود نے زہر دیا تھا۔

حضرت ابوعُبیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے ہنڈیا پکائی۔ آپؐ کو دستی کا گوشت پسند تھا۔ میں نے آپؐ کی خدمت میں دستی پیش کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اور دستی دو۔ میں نے وہ پیش کی۔ آپؐ نے پھر فرمایا کہ مجھے دستی دو، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک بکری کی کتنی دستیاں ہوتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم خاموش رہتے تو جب تک میں دستی مانگتا رہتا تم مجھے دستی دیتے جاتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دستی کا گوشت رسول اللہ ﷺ کو بہت زیادہ تو پسند نہ تھا بلکہ اس لیے کہ چونکہ کبھی کبھار گوشت آتا تھا اور یہ جلدی پک جاتا ہے۔ اس لئے آپؐ اسے پسند فرماتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بہترین گوشت پشت کا گوشت ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سرکہ کیا ہی خوب سالن ہے۔

حضرت ام ہانیؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: کیا آپ کے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ میں نے عرض کی نہیں سوائے خشک روٹی اور سرکے کے۔ فرمایا: لے آؤ وہ گھر سالن سے خالی نہیں جس میں سرکہ ہو۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہؓ کو دوسری عورتوں پر وہی فضیلت ہے جو ثرید کو باقی کھانوں پر ہے۔

ثرید اس کھانے کو کہتے ہیں جس میں شوربے والے گوشت میں روٹی توڑ کر ڈال دی جائے۔ اور اُسے سالن میں ملا کر کھایا جائے۔ (اقرب)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہؓ کو دوسری عورتوں پر اسی طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کو باقی کھانوں پر۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپؐ نے پنیر کا ٹکڑا تناول فرما کر وضو کیا۔ پھر ایک دفعہ دیکھا کہ آپؐ نے بکری کا شانہ تناول فرمایا اور نماز پڑھی مگر وضوء نہیں کیا۔

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہؓ سے شادی پر ولیمہ کھجور اور ستو سے کیا تھا۔

حضرت عبیداللہ بن علی اپنی دادی حضرت سلمیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسنؓ بن علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن جعفرؓ ان کے پاس آئے اور کہا ہمارے لیے کوئی کھانا تیار کریں جسے رسول اللہ ﷺ بہت پسند فرماتے تھے اور اچھی طرح کھاتے تھے۔ تو انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! اب ہمیں وہ کھانا پسند نہیں آئے گا۔ انہوں نے کہا: کیوں نہیں؟ آپؐ ہمارے لیے ایسا کھانا تیار کریں۔ راوی کہتے ہیں: چنانچہ وہ اٹھیں اور کچھ جو لے کر پیسے پھر اسے ہنڈیا میں ڈالا۔ اس پر تھوڑا سا زیتون کا تیل ڈالا اور کچھ مرچیں اور گرم مصالحہ پیس کر ڈالا اور ان کے سامنے پیش کیا۔ اور فرمایا یہ وہ کھانا ہے جو نبی ﷺ کو بہت پسند تھا اور اس کا کھانا آپؐ کو مرغوب تھا۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے آپؐ کے لئے ایک بکری ذبح کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: گویا انہیں علم ہے کہ ہمیں گوشت پسند ہے۔ اور اس بارہ میں حدیث میں ایک واقعہ بیان ہے۔

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور میں آپؐ کے ساتھ تھا۔ پھر آپؐ ایک انصاری خاتون کے ہاں گئے۔ اُس نے آپؐ کے لئے بکری ذبح کی۔ آپؐ نے اُس میں سے کچھ تناول فرمایا۔ پھر اس نے طشتری میں تازہ کھجوریں پیش کیں۔ آپؐ نے کچھ تناول فرمائیں۔ پھر ظہر کی نماز کے لئے وضو کیا اور نماز ادا کی۔ پھر واپس تشریف لائے۔ انہوں نے بکری کا بچا ہوا گوشت پیش کیا۔ آپؐ نے تناول فرمایا پھر نماز عصر ادا کی اور (دوبارہ) وضوء نہیں کیا۔

حضرت ام منذرؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ آپؐ کے ساتھ

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ظافر محمود صاحب

آنحضور ﷺ کی ازواج مطہرات کا مختصر تعارف

رسول اللہ ﷺ کے حسن اخلاق کی بدولت جنت نظیر گھر کی چند مثالیں

(قسط اول)

فطرت انسانی میں کتنا تنوع ہے۔اس کی ضرورتیں ان گنت اور مسائل بے شمار ہیں ملک ملک،قوم قوم،قبیلہ قبیلہ،فرد فرد ایک لا متناہی سلسلہ ہے۔اور کامل راہبر کا متلاشی ہے اور محمد ﷺ ہی کی ہستی وہ کامل ہستی ہے جو کسی کو مایوس نہیں کرتی ہر ضرورت مند کا ہاتھ پکڑتی اور اسے روشنی دکھاتی ہے۔زمین سے زمین اور پھر زمین سے آسمان تک راستوں کے مسافر کو ہر قدم پر زاد راہ مہیا کرتی ہے۔مبارک وہ جو اس چاند سورج کو اپنے سینے میں اتار لے اور دل میں بسا لے۔

ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا گھر امن وسکون اور محبت و پیار کا گہوارا ہو۔جہاں نفرتوں،تلخیوں اور کدورتوں کی بدبودار ہواؤں کی جگہ محبتوں اور خوشیوں کی معطر اور خوشبودار فضائیں ہر سو پھیلی ہوں۔ہمارے دین نے گھر کو جنت نظیر بنانے اور خوش وخرم عائلی زندگی گزارنے کے نہایت پیارے رہنما اصول بیان فرمائے ہیں۔ان اصولوں پر چل کر انسان اپنے گھر کو خوشحال،صحت منداور جنت نظیر بنا سکتا ہے۔

صاحب خلق عظیم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیمٍ''

''تو اے نبی ایک خلق عظیم پر مخلوق و مفطور ہے۔''

یعنی اپنی ذات میں تمام مکارم اخلاق کا ایسا متمم و مکمل ہے کہ اس پر زیارت متصور نہیں۔

(براہین احمدیہ۔روحانی خزائن جلد اول صفحہ 194 حاشیہ)

(اے مومنو!) تمہارے پاس تمہاری قوم کا ایک فرد رسول ہو کر آیا ہے تمہارا تکلیف میں پڑنا اسے شاق گزرتا ہے اور وہ تمہارے لئے خیر کا بہت بھوکا ہے اور مومنوں کے ساتھ محبت کرنے والا (اور) بہت کرم کرنے والا ہے۔

(سورۃ التوبہ آیت 128)

دنیا میں انسان مختلف رشتوں کے بندھن میں بندھا ہوا ہے جو تمام خدا تعالیٰ کے قائم کردہ ہیں۔صرف ایک رشتہ خدا تعالیٰ نے انسان کی اپنی ، والدین یا عزیز واقارب کی پسند یا ناپسند پر چھوڑا ہے اور وہ رشتہ ہے میاں بیوی کا۔جس طرح انسان دوسرے رشتوں کا پاس رکھتا ہے اس سے بڑھ کر چاہئے کہ اس رشتہ کا پاس رکھے کیونکہ یہ اس کا اپنا انتخاب ہے۔خدا تعالیٰ بھی قرآن پاک میں بار ہا اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ خاوند کو اپنی بیوی اور اس کے رشتہ داروں کے ساتھ مثالی سلوک رکھنا چاہیے۔

''ان (یعنی اپنی بیویوں) سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔''

(نساء آیت 20)

ہمارے معاشرے میں غلط فہمی ہے کہ مرد کو قرآن مجید میں قوام قرار دیا گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ خاوند کا کام رعب ڈالنا ہی ہے۔جبکہ ہم آنحضرت ﷺ صحابہ رسولِ کریم ﷺ ،حضرت مسیح موعود، رفقائے کرام اور خلفائے احمدیت کی زندگیوں پر نظر ڈالتے ہیں تو معاملہ واضح ہو جاتا ہے کہ قوام کا مطلب کیا ہے؟ قرآن مجید نے حقوق کے حوالے سے مرد اور عورت کو برابر قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا۔

''جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔''

(البقرہ 229)

ہر انسان کی شدید خواہش ہوتی ہے کہ اس کے گھر کا ماحول ہر اعتبار سے بہت اچھا ہو،امن ،سکون اور محبت کا گہوارا ہو۔دنیا میں ہر چیز حاصل کرنے کیلئے کچھ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے ۔پس اس خواہش کی تکمیل کے لئے بھی ضروری ہے کہ کچھ قیمت ادا کی جائے اور وہ قیمت ہے،جذبات کی قربانی،صبر و حوصلہ، حسن ظن، حسن سلوک ، ادائیگی حقوق اور فرائض کی بجا آوری ۔ پس گھر میں جنت نظیر معاشرہ کے قیام کیلئے خاوند کی بحیثیت قوام زیادہ ذمہ داری ٹھہرتی ہے اور اسے زیادہ قربانی بھی دینی پڑتی ہے۔

انسانی زندگی بے شمار مسائل میں گھری ہوئی ہے۔ دنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں ہر قوم اور ہر علاقے کے لوگ اپنے مسائل اور پریشانیوں کے حل کے لئے کسی نہ کسی راہبر کی تلاش میں ہیں۔دنیا میں بڑے بڑے ہیرو پیدا ہوئے لیکن کسی کی زندگی بھی اس کی قوم کو مکمل راہنمائی فراہم نہ کر سکی کیونکہ ان کے نظریات افراط وتفریط کا شکار تھے اور ویسے بھی محدود زمانہ تک یہ فائدہ دے سکتے ہیں۔

خالق کائنات نے انسانی ضرورتوں کے پیش نظر آج سے چودہ سو سال قبل انسان کو قرآنِ کریم کی شکل میں ایک مکمل آئین عطا فرمایا جو انسانی ضرورت کے کسی بھی پہلو کو نظر انداز نہیں کرتا اور جس عظیم ہستی پر یہ کتاب نازل فرمائی اسے بنی نوع انسان کیلئے اسوہ حسنہ قرار دیا کیونکہ آپ ﷺ کی پوری زندگی دراصل قرآنِ کریم کی عملی تفسیر تھی۔

آنحضرت ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو بنی نوع انسان کی بھلائی کا کوئی نہ کوئی پہلو ضرور اپنے اندر رکھتا ہے۔آیئے اب آنحضرت ﷺ کی عائلی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں۔

اسماء ازواج مطہرات

☆ حضرت خدیجہؓ
☆ حضرت سودہؓ
☆ حضرت عائشہؓ
☆ حضرت حفصہؓ
☆ حضرت زینبؓ بنت خزیمہ
☆ حضرت ام سلمہؓ
☆ حضرت زینبؓ بنت جحش
☆ حضرت جویریہؓ
☆ حضرت امِ حبیبہؓ
☆ حضرت صفیہؓ
☆ حضرت میمونہؓ
☆ حضرت ماریہ قبطیہؓ

آنحضرت ﷺ کی زندگی کو قرآن مجید نے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو آنحضرت ﷺ کی سنت کی اتباع کرو۔آنحضرت ﷺ زندگی کے ہر شعبہ میں اسوہ حسنہ ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا''تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک میں بہتر ہے اور میں تم میں سب سے بڑھ کر اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہوں۔''

زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ

حضرت خدیجہؓ آپ ﷺ کی ازواج میں سے پہلی زوجہ مطہرہ تھیں۔جو آپ ﷺ کی ہم خیال اور غمگسار بیوی تھیں۔وہ ایک متمول خاتون تھیں ۔اپنی پاکیزہ عادات کی وجہ سے لوگوں میں ''**طاھرہ**'' کے نام سے معروف تھیں۔معاملہ فہمی اور ذہانت میں وہ شہرۂ آفاق تھیں۔تجارت ان کا پیشہ تھا۔یکے بعد دیگرے آپؓ کے دو اور بعض روایات میں ہے کہ تین خاوند فوت ہو چکے تھے۔

حضرت خدیجہؓ کی گواہی

حضرت خدیجہ نے رسولِ کریم ﷺ کے ساتھ تقریباً پندرہ برس کا طویل عرصہ گزارنے کے بعد پہلی وحی کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے حسن معاشرت کے بارے میں جو گواہی دی وہ یہ تھی۔''**خدا تعالیٰ کبھی آپ کو ضائع نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، رشتہ داروں سے حسن سلوک فرماتے ہیں، کمزوروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں اور جو نیکیاں معدوم ہو چکی ہیں انہیں زندہ کرتے ہیں اور مہمان نواز ہیں،ضروریات حقہ میں امداد کرتے ہیں۔**''

(بخاری کتاب بدء الوحی)

حضرت خدیجہؓ کی یاد

حضرت خدیجہؓ کی زندگی میں بلکہ ان کی وفات کے بعد بھی آنحضرتؐ نے کئی سال تک دوسری بیوی نہیں کی اور ہمیشہ محبت اور وفا کے جذبات کے ساتھ حضرت خدیجہؓ کا محبت بھرا سلوک یاد کیا ۔آپ ﷺ کی ساری اولاد جو حضرت خدیجہؓ کے بطن سے تھی اس کی تربیت اور پرورش کا خوب لحاظ رکھا نہ صرف ان کے حقوق ادا کئے بلکہ حضرت خدیجہؓ کی امانت سمجھ کر ان سے کمال درجہ محبت فرمائی۔حضرت خدیجہؓ کی بہن ہالہ کی آواز کان میں پڑتے ہی کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے اور خوش ہو کر فرماتے خدیجہ کی بہن ہالہ آئی ہے۔گھر میں کوئی جانور ذبح ہوتا تو اس کا گوشت حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں میں بھجوانے کی تاکید فرماتے۔الغرض آنحضرت ﷺ حضرت خدیجہؓ کی وفاؤں کے تذکرے کرتے تھکتے نہ تھے۔حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں۔

''مجھے کبھی کسی زندہ بیوی کے ساتھ اتنی رقابت نہیں ہوئی جتنی حضرت خدیجہؓ کے ساتھ ہوئی حالانکہ وہ میری شادی سے تین سال قبل وفات پا چکی تھیں کبھی تو میں تنگ آکر کہہ دیتی یا رسول اللہ ﷺ ! آپ کو اللہ تعالیٰ نے اتنی اچھی بیویاں عطا فرمائی ہیں اب اس بڑھیا کا ذکر جانے دیں۔

آپ ﷺ فرماتے۔

''نہیں نہیں خدیجہ اس وقت میری سپر بنیں جب میں بے یار و مددگار تھا۔وہ اپنے مال کے ساتھ مجھ پر فدا ہو گئیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے اولاد دی۔انہوں نے اس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا۔''

(مسلم کتاب الفضائل۔ باب فضل خدیجہ بخاری کتاب الادب باب حسن العہد من الایمان)

وفا کا تعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع حضور اکرم ﷺ کے بے مثال حسن سلوک اور بے نظیر خلق وفا کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ’’حضرت خدیجہؓ کے وصال کے بعد جو رسول اللہ ﷺ کی قلبی کیفیت تھی اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ زندگی میں کیسا سلوک فرماتے ہوں گے..... وفا کسی نے سیکھنی ہو تو ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ سے سیکھے۔ پس حضرت خدیجہؓ کے ذکر میں حضور اکرم ﷺ کا خلق وفا بڑا نمایاں نظر آتا ہے۔‘‘

(خطاب جلسہ سالانہ مستورات 27 دسمبر 1983ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی آنحضرت ﷺ کی حضرت خدیجہؓ سے غیر معمولی وفا داری کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ’’حضرت خدیجہؓ نے ہجرت سے اڑھائی تین سال قبل وفات پائی ہے گویا حضرت خدیجہؓ کی عمر وفات کے وقت 65 سال کی تھی اور اس عمر میں عورت بالکل بڑھیا ہو جاتی ہے اور اس میں کوئی جسمانی دلکشی باقی نہیں رہتی کہ اس کا خاوند اسے یاد کرے۔ پھر اس کے بعد آپ ﷺ کی کئی شادیاں بھی ہوئیں اور جوان لڑکیوں سے ہوئیں۔ ان میں سے بعض ایسی بھی تھیں جو اپنے گردوپیش میں حسن کا شہرہ رکھتی تھیں مگر آپ ﷺ کی یہ حالت تھی کہ آپ ﷺ ہمیشہ انتہائی محبت اور پیار کے ساتھ حضرت خدیجہؓ کا نام لیتے اور فرماتے۔ خدیجہؓ کی یہ بات ہے۔ خدیجہؓ کی وہ بات ہے۔ حضرت عائشہؓ جوان بھی تھیں۔ خوب رو بھی تھیں اور رسول کریم ﷺ کو بھی حضرت عائشہؓ سے محبت تھی لیکن حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں آپ ﷺ کی ان باتوں سے عموماً چڑ جاتی تھی اور کہا کرتی تھی۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو خدیجہؓ سے کئی اچھی بیویاں ملیں۔ پھر آپ ﷺ اس کو کیوں یاد کرتے ہیں۔ مگر آپ ﷺ ہمیشہ فرماتے۔ عائشہ! تمہیں معلوم نہیں خدیجہؓ نے کس وفا داری کے ساتھ میرے ساتھ معاملہ کیا۔ تمہیں یہ باتیں بے شک بری لگتی ہیں لیکن میں مجبور ہوں کہ اس کا ذکر کروں۔ یہ اس وقت کا حال ہے جب آپ ﷺ نے نوجوان عورتوں سے شادیاں کی ہوئی تھیں۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے حضرت عائشہؓ آپ ﷺ کے پاس تھیں جو حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی تھیں۔ خوبصورت اور نوجوان تھیں اور آپ ﷺ کی مخلص زوجہ تھیں کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور آواز دی۔ کیا میں اندر آجاؤں۔ یہ آنے والی حضرت خدیجہؓ کی چھوٹی بہن تھیں۔ رسولِ کریم ﷺ کے چہرے کا رنگ یکدم متغیر ہو گیا۔ آپ ﷺ بیقرار ہو کر اٹھے اور آپ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا آئیں۔ حالانکہ حضرت خدیجہؓ کی وفات پر اس وقت بارہ سال گزر چکے تھے۔ یہ وفا داری ہے جس کا نمونہ رسولِ کریم ﷺ نے پیش کیا۔ اس وقت حسن کی یاد کا کوئی سوال ہی نہیں تھا کیونکہ وہ 65 سال کی عمر میں فوت ہوئیں تھیں۔ لیکن آپ ﷺ کی محبت کا یہ حال ہے کہ بارہ سال کے بعد بھی آپ ﷺ کے کان میں آواز پڑتی ہے جو حضرت خدیجہؓ کی آواز سے ملتی جلتی ہے تو آپ ﷺ کہہ اٹھتے ہیں الٰہی میری خدیجہؓ، اور آپ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو جاتا ہے۔ پھر یکدم کوئی خیال آیا اور فرمایا۔ تم فلاں تو نہیں ہو؟ جواب ملا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں ہوں خدیجہ کی بہن۔

یہ آپ ﷺ کی وفاداری کا ثبوت ہے جو آپ ﷺ کو حضرت خدیجہؓ سے تھی۔ اور یہ ایک ایسی بے نظیر چیز ہے کہ جس کی عوام میں تو کیا انبیاء میں بھی کوئی مثال نہیں ملتی......... وفا داری کا شاندار مظاہرہ صرف محمد ﷺ نے کیا اور ایسا کیا کہ دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ 334-333)

حضرت خدیجہؓ سے آپ ﷺ کی وفا اور حسن عہد کی ایک جھلک اس واقعہ سے ملاحظہ کیجئے۔

ایک بڑھیا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے اس کی خیریت دریافت فرمائی اور بہت توجہ سے اس کے حالات سنے۔ وہ چلی گئیں تو حضرت عائشہؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ کون عورت تھی۔ آپ ﷺ نے بہت شفقت سے اس سے خیریت اور حالات دریافت فرمائے ہیں۔ فرمایا۔ عائشہ! یہ خدیجہ کے زمانے میں ہمارے یہاں آیا کرتی تھی عائشہ! حسنِ عہد ایمان کا ایک حصہ ہے۔

(بحوالہ ’’حضرت محمد ﷺ‘‘ ص 241 مولانا غلام باری سیف۔ طبع اول)

وفات

فدائیت اور محبوبیت کی روح رکھنے والی اس جلیل القدر ہستی پر محبوب خدا کی محبوب زوجہ پر خدا تعالیٰ کی ان گنت رحمتیں نازل ہوتی رہیں اور خدا کے سلام کی ابدی جنتوں میں۔ موتیوں کے محل میں آپ کی روح تا ابد بسیرا کرتی رہے۔ آمین

وفات کے وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر 65 سال کی تھی۔ مکہ کے مقام حجون میں دفن کی گئیں۔ آنحضرت ﷺ خود ان کی قبر میں اترے مگر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی گئی۔ کیونکہ ابھی تک جنازہ کی نماز مقرر نہ ہوئی تھی۔

(زرقانی۔ بحوالہ سیرۃ خاتم النبیّن حصہ اول صفہ 229)

زوجہ مطہرہ حضرت سودہؓ

فرقہ اناث کی تربیت کیلئے ضروری تھا کہ رسول اکرم ﷺ اور شادی کرتے۔ چونکہ مناسب زوجہ کا انتخاب مشکل امر تھا اس لیئے آپ ﷺ خدا کے حضور دعا کرتے رہتے۔ حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد آنحضرت ﷺ کی طبیعت نہایت افسردہ رہتی تھی۔ تب رسول اکرم ﷺ کی ایک جاں نثار صحابیہ حضرت خولہؓ بنت حکیمؓ نے ایک دن بارگاہِ نبوی ﷺ میں عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! خدیجہ کی وفات کے بعد میں ہمیشہ آپ ﷺ کو ملول دیکھتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں۔ گھر کا انتظام اور بچوں کی تربیت سب خدیجہ کے سپرد تھی۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ﷺ کو ایک غمگسار ساتھی کی ضرورت ہے اگر اجازت ہو تو آپ ﷺ کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کروں۔

رسول اللہ ﷺ نے منظور فرما لیا۔ حضرت سودہؓ بنت زمعہ جو بیوہ ہو گئی تھیں۔ نہایت صالح طبیعت کی مالک تھیں اور ابتدائے نبوت میں مشرف با اسلام ہوئی تھیں۔ خولہؓ ان کے پاس تشریف لے گئیں اور ان سے رسولِ کریم ﷺ کی خواہش بیان کی۔ حضرت سودہؓ نے بخوشی حرم نبوی ﷺ بننے پر رضامندی کا اظہار فرمایا۔ ان کے والد زمعہ نے 400 درہم پر اپنی صاحبزادی کا نکاح رسول اللہ ﷺ سے خود پڑھا دیا۔ یہ مبارک نکاح رمضان 10 نبوی میں ہوا۔

(زرقانی جلد 3 صفحہ 261)

عادلانہ فیصلہ

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے کھیر یا حلوہ بنایا جو حضرت سودہؓ کو پسند نہیں آیا۔ حضرت عائشہؓ نے کھانے کے لئے اصرار کیا مگر وہ نہ مانیں۔ حضرت عائشہؓ کو کیا سوجھی کہ وہ مالیدہ حضرت سودہؓ کے منہ پر لیپ کر دیا۔ نبی کریم ﷺ دیکھ کر محظوظ بھی ہوئے مگر یہ عادلانہ فیصلہ فرمایا کہ حضرت سودہؓ کو بدلہ لینے کا پورا حق ہے اور یہ چاہیں تو حضرت عائشہؓ کے منہ پر وہی مالیدہ مل سکتی ہیں۔ حضرت سودہؓ نے بدلہ لیتے ہوئے مالیدہ حضرت عائشہؓ کے منہ پر مل دیا اور رسول اللہ ﷺ دیکھ کر مسکراتے رہے۔

(مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 316 بیروت)

نماز پڑھی

حضرت سودہؓ بعض اوقات جان بوجھ کر ایسے طریق سے چلتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ دیکھتے تو ہنس پڑتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سودہؓ نے آنحضرت ﷺ سے کہا۔ کل رات کو میں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ ﷺ اتنی دیر تک رکوع میں رہے کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں میری نکسیر نہ پھوٹ جائے۔ اس لئے میں اپنی ناک پکڑے رہی۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر تبسم فرمایا۔

(طبقات جلد 8 صفہ 37)

دجال کا ڈر

حضرت سودہؓ دجال سے بہت ڈرا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ آپ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کے پاس آ رہی تھیں۔ دونوں نے مذاق کے لہجہ میں کہا۔ تم نے کچھ سنا؟ بولیں کیا؟ کہا۔ دجال نے خروج کیا۔ حضرت سودہؓ یہ سن کر گھبرا گئیں۔ ایک خیمہ جس میں کچھ آدمی آگ سلگا رہے تھے۔ قریب تھا۔ فوراً اس کے اندر داخل ہو گئیں۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ ہنستی ہوئی آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچیں اور آپ ﷺ کو اس مذاق کی خبر کی۔ آنحضور ﷺ خود وہاں تشریف لے گئے اور خیمہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ ابھی دجال نہیں نکلا ہے۔ یہ سنتے ہی حضرت سودہؓ باہر تشریف لائیں۔ اور چونکہ وہ ایک کونے سے لگ کر کھڑی ہوئی تھیں سو جب باہر نکلیں۔ تو مکڑی کا جالہ آپؓ کے ماتھے اور سر پر لگا ہوا تھا۔

(اصابہ جلد 8 صفہ 65)

وفات

حضرت سودہؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں 22ھ میں وفات پائی۔

زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ

تمام ازواج میں سے یہ شرف صرف حضرت عائشہ صدیقہؓ بنت ابوبکرؓ کو حاصل ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کی کنواری بیوی تھیں۔ حضرت خدیجہؓ کے بعد حضرت محمد ﷺ کو حضرت عائشہؓ ہی بہت پیاری تھیں۔ اس کا اظہار آپ ﷺ نے ایک مرتبہ یوں فرمایا۔ حضرت عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے ذات السلاسل کے غزوہ پر جانے کا ارشاد فرمایا۔ مجھے وہاں بطور امیر لشکر بھجوایا تھا۔ وہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے۔ فرمایا عائشہ۔ میں نے عرض کی۔ مردوں میں سے کون ہے۔ فرمایا۔ اس کا باپ۔

(جامع الترمزی ابواب المناقب باب فی فضلِ عائشہ)

حضرت عائشہؓ کی گواہی

حضرت عائشہؓ کی شہادت گھریلو زندگی کے بارے میں یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے اور سب سے زیادہ کریم۔ عام

آدمیوں کی طرح بلا تکلف گھر میں رہنے والے ۔آپ ﷺ نے کبھی تیوری نہیں چڑھائی ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے نیز آپؓ فرماتی ہیں کہ اپنی ساری زندگی میں آپ ﷺ نے کبھی اپنی کسی بیوی پر ہاتھ نہ اٹھایا نہ کبھی کسی خادم کو مارا۔

سراپا محبت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب میں بیاہ کر آئی تو میں رسول اللہ ﷺ کے گھر میں بھی گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میری سہیلیاں بھی تھی جو میرے ساتھ مل کر گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لاتے (اور ہم کھیل رہی ہوتیں) تو میری سہیلیاں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر ادھر ادھر کھسک جاتیں لیکن رسول اللہ ﷺ ان سب کو اکٹھا کر کے میرے پاس لے آتے اور پھر وہ میرے ساتھ مل کر کھیلتی رہتیں۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الانبساط الی الناس)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہ جب رسول اللہ ﷺ جنگ تبوک سے واپس آئے یا شاید اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ ﷺ خیبر سے واپس آئے تھے تو میرے پاس تشریف لائے۔ ان کے صحن میں ایک جگہ پردہ لٹک رہا تھا، ہوا کا ایک جھونکا آیا تو اس کا ایک سرا ہٹ گیا۔ اس پردہ کے پیچھے حضرت عائشہؓ کی گڑیاں رکھی تھیں پردہ ہٹا تو وہ نظر آنے لگیں۔

آنحضرت ﷺ نے پوچھا عائشہ یہ کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میری گڑیاں ہیں ۔رسول اللہ ﷺ کی نظر پڑی تو دیکھا کہ ان گڑیوں کے درمیان ایک گھوڑا کھڑا ہے جس کے چمڑے کے پر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے ان گڑیوں کے درمیان کیا نظر آ رہا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ گھوڑا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا (پروں کی طرف اشارہ کر کے) کہ گھوڑے کے اوپر یہ کیا چیز ہے ۔حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ پر ہیں ۔آپ ﷺ نے فرمایا بھئی تعجب ہے پروں والا گھوڑا ہے ۔حضرت عائشہؓ نے فرمایا آپ ﷺ نے سنا نہیں کہ حضرت سلیمانؑ کا بھی ایک گھوڑا تھا جس کے بہت سے پر تھے ۔حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ بے اختیار ہنس پڑے اور ایسی شگفتہ اور کھلی ہوئی ہنسی تھی کہ رسول اللہ ﷺ دہنِ مبارک اتنا کھل گیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کے آخری دانت بھی نظر آئے۔

(بخاری کتاب الادب باب اللعب بالبنات)

رسول اکرم ﷺ ایک مثالی شوہر تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی ازواج کی نزاکت کا ہر قدم پر اور ہر بات میں لحاظ فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ جو سراپا محبت تھے اور محبت کیش تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی ازواج سے محبت کی اور انہیں محبت کرنا سکھائی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی کہ رسول اللہ ﷺ بعض دفعہ مجھے چوسنے والی ہڈی دیتے اور میں چوستی تو پھر مجھ سے لے کر اسے اس جگہ سے چوستے جہاں پر میرا منہ لگا ہوتا تھا۔ آپ ﷺ مجھے برتن دیتے تو میں اس سے پیتی۔ پھر رسول اللہ ﷺ اسی جگہ سے برتن کو منہ لگا کر پیتے جہاں میرا منہ لگا ہوتا۔

(مسند احمد بن حنبل الجزا السادس صفحہ 24)

کھیل دکھایا

عید کے موقع پر حبشی مسجد نبوی ﷺ کے وسیع دالان میں جنگی کرتب دکھا رہے تھے۔ رسول اکرم ﷺ حضرت عائشہؓ سے فرماتے ہیں کہ کیا تم بھی یہ کرتب دیکھنا پسند کرو گی اور پھر ان کی خواہش پر انہیں اپنے پیچھے کھڑا کر لیتے ہیں ۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں دیر تک آپ ﷺ کہ پیچھے کھڑی رہی اور آپ ﷺ کے کندھے پر ٹھوڑی رکھے آپ ﷺ کے رخسار سے ملا کر دیکھتی رہی۔ آپ ﷺ بوجھ سہارے کھڑے رہے یہاں تک کہ میں خود تھک گئی۔ آپ ﷺ فرمانے لگے اچھا اب کافی ہے تو پھر اب گھر چلی جاؤ۔

(بخاری کتاب العیدین باب الحراب والدرق یوم العید)

دعوت طعام میں شرکت

ایک ایرانی باشندہ رسولِ کریم ﷺ کا ہمسایہ تھا، جو سالن بہت عمدہ پکاتا تھا۔ اس نے ایک دن رسولِ کریم ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا اور آپ کو دعوت دینے آیا۔ آنحضرت ﷺ کی باری حضرت عائشہؓ کے ہاں تھی۔ وہ اس وقت پاس ہی تھیں ۔آپ ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ کیا یہ بھی ساتھ آ جائیں ۔اس نے غالباً تکلف اور زیادہ اہتمام کرنے کے اندیشے سے نفی میں جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر میں بھی نہیں آتا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ بلانے آیا تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا میری بیوی بھی ساتھ آئے گی ۔اس نے پھر نفی میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے دعوت میں جانے سے معذرت کر لی۔ وہ چلا گیا، تھوڑی دیر بعد پھر آ کر گھر آنے کی دعوت دی تو آپ ﷺ نے پھر اپنا وہی سوال دہرایا کہ عائشہ بھی آ جائیں؟ تو اس مرتبہ اس نے ہامی بھر دی۔ اس پر آپ ﷺ اور حضرت عائشہؓ دونوں اس ایرانی کے گھر تشریف لے گئے اور وہاں جا کر کھانا تناول فرمایا۔

(مسلم کتاب الشربه)

بیوی کی دل جوئی کا انداز

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک سفر میں وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھیں۔ رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہؓ نے دوڑ میں مقابلہ کیا۔ حضرت عائشہؓ آگے بڑھ گئیں۔ اور ایک اور موقع پر جب کہ وہ کچھ فربہ ہوگئی تھیں۔ پھر دوڑ کا مقابلہ ہوا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اس میں آنحضرت ﷺ آگے بڑھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! اُس مقابلہ کا بدلہ اتر گیا۔

(ابو داؤد کتاب الجهاد فی السبق علی الرجل)

اہلیہ کی دلداری

حدیث میں آتا ہے کہ ایک حبشی عورت نے نذر مانی کہ اگر رسول اللہ ﷺ غزوہ سے بخیریت واپس تشریف لائے تو میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گاؤں گی۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی اور گانا شروع کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے دوشِ مبارک پر حضرت عائشہؓ اپنی ٹھوڑی رکھ کر دیکھنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ بار بار حضرت عائشہؓ سے پوچھتے **اما شبعتِ** یعنی کیا تم سیر نہیں ہوئیں، کیا تم سیر نہیں ہوئیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں کہتی ابھی نہیں اور میں اس لئے نفی میں جواب دیتی تھی تا کہ میں دیکھ سکوں کہ رسول اللہ ﷺ میری کتنی دلداری فرماتے ہیں۔

(ترمذی ابواب المناقب مناقب عمرؓ)

گھر کے کام کاج میں مدد کرنا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جتنا وقت آپ ﷺ گھر پر ہوتے تھے گھر والوں کی مدد اور خدمت میں مصروف رہتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو نماز کا بلاوا آتا اور آپ ﷺ مسجد میں تشریف لے جاتے۔

(بخاری کتاب الادب باب کیف یکون الرجل فی اهله)

کسی نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ گھر میں کیا کیا کرتے تھے۔ فرمانے لگیں آپ ﷺ تمام انسانوں کی طرح ایک انسان تھے۔ کپڑے کو خود پیوند لگا لیتے تھے بکری کا دودھ خود دوہ لیتے تھے اور ذاتی کام خود کر لیا کرتے تھے۔

(مسند احمد بن حنبل)

اسی طرح بیان کیا کہ آپ ﷺ اپنے کپڑے خود سی لیتے تھے، جوتے ٹانک لیا کرتے تھے اور گھر کا ڈول وغیرہ خود مرمت کر لیتے تھے۔

(مسند احمد بن حنبل)

رات کو دیر سے گھر لوٹتے تو کسی کو زحمت دینے یا جگائے بغیر کھانا یا دودھ خود تناول فرما لیتے۔

(مسلم کتاب الاشربه باب اکرام الضیف)

کمال عفو

ایک دن حضرت عائشہؓ گھر میں آنحضرت ﷺ سے کچھ تیز تیز بول رہی تھیں کہ اوپر سے ان کے ابا جان حضرت ابو بکر صدیقؓ تشریف لائے۔ یہ حالت دیکھ کر ان سے رہا نہ گیا اور اپنی بیٹی کو مارنے کیلئے آگے بڑھے کہ خدا کے رسول کے آگے اس طرح بولتی ہو۔ آنحضور ﷺ یہ دیکھتے ہی باپ اور بیٹی کے درمیان حائل ہو گئے اور حضرت ابو بکرؓ کی متوقع سزا سے حضرت عائشہؓ کو بچا لیا۔ جب حضرت ابو بکرؓ چلے گئے تو رسولِ کریم ﷺ حضرت عائشہؓ سے ازراہِ تفنن فرمانے لگے۔ دیکھا ہم نے تمہیں تمہارے ابا سے کیسے بچایا؟ کچھ دنوں کے بعد حضرت ابو بکرؓ دوبارہ تشریف لائے تو آنحضرت ﷺ کے ساتھ حضرت عائشہؓ ہنسی خوشی باتیں کر رہی تھیں۔ حضرت ابو بکرؓ کہنے لگے دیکھو بھئی تم نے اپنی لڑائی میں مجھے شریک کیا تھا اب خوشی میں بھی شریک کر لو۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب ماجاء فی المزاحِ)

وفات

تاریخ و حدیث کی کتب شاہد ہیں کہ ان اوصاف عالیہ میں کوئی زوجہ مطہرہ بھی حضرت عائشہؓ کی شریک نہ تھیں۔ حضرت عائشہؓ کو علمی کمالات، دینی خدمات اور آنحضرت ﷺ کی تعلیمات وارشادات کی نشر و اشاعت کے اعتبار سے جو فضیلت حاصل ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

17 رمضان 57ھ میں امت کی یہ محسنہ رسولِ خدا کی محبوب زوجہ وفات پا گئیں تو عالمِ اسلام میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ یہ امیر معاویہ کی خلافت کا زمانہ تھا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اس وقت ان کی عمر قریباً 68 سال کی تھی۔

جس رات کو حضرت عائشہؓ نے وفات پائی تو روشنی کے لئے مشعلیں روشن کر دی گئیں اور عورتوں کی اس قدر کثرت تھی کہ عید کا دھوکہ ہوتا تھا۔

(طبقات جلد 8 صفحہ 54-53)

آپؓ کاشانہ نبوت کی ملکہ ام المومنین تھیں۔ اور محبوبِ خدا کی محبوب بیوی تھیں۔ خدا کی رحمتیں اور انوار تا ابد آپ پر نازل ہوتے رہیں۔ آمین

مکرم منور بلوچ صاحب

”جانے والوں کو کہاں روک سکا ہے کوئی“

مکرم سردار رشید قیصرانی صاحب کی یاد میں

رشید قیصرانی 22 جون 2010ء کی صبح ہم سے بچھڑ گئے۔ لفظوں کے جگنو ہماری آنکھوں میں روشن کر گئے۔ اللہ کے بارے میں حمدیہ نظم اکثر سنایا کرتے تھے۔

تو محیط دید میں آ کبھی
کہ میں رسمِ عشق ادا کروں
کوئی نقشِ پا تو بتا مجھے
جہاں میں حرفِ جبیں لکھوں
تو قریب اتنا قریب آ
میں کم نظر تجھے دیکھ لوں

حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کے بارے میں خوبصورت نعتیہ کلام لکھا۔

تُو تو سب کا ہے سبھی چاہنے والے تیرے
پھر بھی میں نے تجھے اپنا فقط اپنا لکھا
ختم تجھ پر ہیں عزت و عظمت کے مقام
ہم نے تو مصحف دل پر ترا لکھا، لکھا

مکرم رشید قیصرانی صاحب ایک باکمال شاعر تھے۔ خوبصورت دلکش چہرے، روشن آنکھیں، سفید رنگ۔ قیصرانی قبیلہ کے سردار ہونے کے باوجود اندر سے صوفی تھے۔

رشید قیصرانی ایک حساس انسان دوست اور مسحور کن شخصیت کا تصوراتی پیکر تھے۔ جو ساری دھرتی کے دکھ اپنے وجود میں سمو کر سب میں خوشیاں بانٹنا چاہتے تھے جو صدیوں سے پسے ہوئے مفلوک الحال لوگوں کی تقدیر بدلنا چاہتے تھے۔ وہ نفرت اور تشدد کا جواب محبت اور برداشت سے دینے والا معاشرہ تعمیر کرنا چاہتے تھے۔ وہ غریب کی آنکھ میں دکھ کے آنسوؤں کی بجائے خوشی کے آنسو دیکھنا چاہتے تھے۔

انہوں نے اپنی شاعری میں انسانی المیوں کو اجاگر کیا ان کی تصانیف میں

(1) صدیوں کا سفر
(2) نین جزیرے
(3) فصیل لب
(4) سجدے
(5) کنارے زمین تک
(6) مہار (سرائیکی شاعری)
(7) یہ کیا ہے یہ کیوں ہے (کالموں کا مجموعہ)
(8) Thought of the Day (انگریزی کالموں کا مجموعہ)
(9) The Tense World of Day

ڈاکٹر وزیر آغاز نے آپ کی شاعری پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ

”رشید قیصرانی ایک نئے تجربے سے گزرا ہے اور اس نے ذات کے صحرا کے کسی روندی رہگزر کے ذریعے طے نہیں کیا بلکہ اپنے قدموں سے ریت پر ایک نیا راستہ بنایا ہے۔ اس لئے قدرتی طور پر اس کے اسلوب پر بھی کسی اور اسلوب کی پرچھائیں نہیں پڑی اور وہ لفظوں کو اس طرح استعمال کرتا چلا گیا ہے۔ جیسے اس نے انہیں پہلی بار چھوا ہو۔ پھر یہ بات بھی ہے کہ چونکہ اس کا سفر ریت کے صحرا کا سفر ہے۔ اس لئے اس کے اسلوب میں بھی کوئی آرائشی انداز پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ صحرا کی سی حسین سادگی اور وسعت پیدا ہوگئی“۔

(بحوالہ رشید قیصرانی فن اور شخصیت ص23)

آپ کی شخصیت اور فن پر بیشمار لوگوں نے تبصرے کئے جن میں سید ضمیر جعفری، خاطر غزنوی، محسن احسان، ڈاکٹر انور سدید، عاصی کرنالی، ایوب خاور، پرخیر شریف اشرف، ڈاکٹر عرش صدیقی، انور جمال، احمد فراز، خالد اقبال یاسر، ڈاکٹر پرویز پروازی، ڈاکٹر افتخار بیگ، ڈاکٹر مزمل حسین، ڈاکٹر خیال امروہوی۔

رشید قیصرانی کا فن شاعری ان کی نظموں اور غزلوں میں نظر آتا ہے۔ یہاں نمونے کے کچھ اشعار حاضر خدمت ہیں۔

میں کانچ کے ٹکڑوں کی طرح بکھرا پڑا ہوں
بھولے سے کبھی مجھ کو بھی پاؤں میں چبھو لو

....

ہر چمکتی ہوئی شے سے تیرا پیکر ابھرا
میری دنیا سے تو شیشوں کی خدائی نہ گئی

....

بن جاتے ہیں پل بھر میں صدا کے کئی پیکر
میں نے یہ کسی بانسری والے سے سنا ہے

....

گاتا رہا ہے دور کوئی ہیر رات بھر
میں دیکھتا رہا تیری تصویر رات بھر

....

میرے لئے تو حرف دعا ہو گیا وہ شخص!
سارے دکھوں کی جیسے دوا ہو گیا وہ شخص
سب اشک پی گیا میرے اندر کا آدمی
میں خشک ہو گیا ہوں، ہرا ہو گیا وہ شخص
پڑھتا تھا میں نماز سمجھ کر اسے رشید
پھر یوں ہوا کہ مجھ سے قضا ہو گیا وہ شخص

رشید قیصرانی نفرتوں کے عہد میں پیار کی باتیں کرتا رہا۔ جہالت کے دور میں بصارتوں کے چراغ جلانے کی کوشش کرتا رہا۔ لفظوں سے دعا کی عبارتیں تخلیق کرتا رہا۔ رشید قیصرانی ساری دھرتی پر بغیر کانٹوں کے گلاب اگانا چاہتے تھے۔ اپنے عہد میں سماعتوں سے محروم لوگوں میں اپنی خوبصورت شاعری سے موسیقیت پیدا کر کے ان لوگوں کو زندگی کا شعور دینا چاہتے تھے۔

رشید قیصرانی پوری کائنات کو انسانوں کے لئے پرندوں کے لئے جگنوؤں کے لئے بچوں کے لئے محفوظ بنانا چاہتے تھے۔ وہ ایسا معاشرہ تعمیر کرنا چاہتے تھے جہاں اندیشۂ زوال نہ ہو۔

آخری نظموں میں بہشت نظر (یوم حشر) لکھی۔ اکثر سناتے تھے۔ قارئین کے ذوق نظر میں پیش ہے۔

میرے فرشتے
بتا مجھے وہ نگار خانہ
کہ جس میں تجسیم ہوں گے منظر، تمام منظر، سبھی قرینے
حسین پیکر میں ڈھل کے اس دن
حضور جاناں میں پیش ہوں گے
جہاں بدن کے تمام اعضاء
خود اپنا قصہ بیاں کریں گے
مرے فرشتے
وہ دن جب آئے
اور اپنے مسند پہ جلوہ گر ہوں گا ریکتا
تو عرض کرنا
کہ ایک دامن تہی
دریدہ لباس مفلس جو اپنے کاندھوں پہ
ان گنت لغزشیں اٹھائے
کمر خمیدہ کھڑا ہوا ہے
نہ پاس اس کے کوئی اثاثہ
نہ معتبر اس کی ذات کا ہے کوئی حوالہ
بس ایک تیری محبتوں کا علم اٹھائے
ادھر بہت دور ایک کونے میں
تیرے رخ پر نظر جمائے
وہ منتظر ہے
کہ کب تری اک نظر شناسا
نظر ہو اس پر
تیرے قلندر کو اس جہاں میں
یہی بہشت نظر بہت ہے

اخیر میں دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ رشید قیصرانی صاحب پر اک نظر شناسا ڈالے اور اپنی قربت میں

پسماندگان کا خیال

حضرت جعفرؓ کی بیوہ حضرت اسماءؓ بنت عمیس کا بیان ہے۔ ”جب جعفر اور ان کے ساتھیوں کی شہادت کی خبر آئی تو آنحضرت ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے۔ میں گھر کے کام کاج آٹا وغیرہ گوندھنے کے بعد بچوں کو نہلا دھلا کر فارغ ہوئی ہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جعفر کے بچوں کو میرے پاس لاؤ۔ میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئی۔ آپ ﷺ نے ان کو گلے لگایا اور پیار کیا آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے۔ اسماءؓ کہتی ہیں میں نے گھبرا کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ آپ ﷺ کس وجہ سے روتے ہیں؟ کیا جعفرؓ اور ان کے ساتھیوں کے بارہ میں کوئی خبر آئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں وہ آج شہید ہوگئے۔ حضرت اسماءؓ کہتی ہیں میں اس اچانک خبر کو سن کر چیخنے لگی۔ دیگر عورتیں بھی افسوس کے لئے ہمارے گھر اکٹھی ہوگئیں۔ رسول کریم ﷺ اپنے گھر تشریف لے گئے اور ہدایت فرمائی کہ ”جعفر کے گھر والوں کا خیال رکھنا اور انہیں کھانا وغیرہ بنا کر بھجوانا کیونکہ اس صدمہ کی وجہ سے انہیں مصروفیت ہوگئی ہے“۔

حضرت شعبیؒ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت اسماءؓ کو شہادت جعفرؓ کی اطلاع دے کر ان کے حال پر چھوڑ دیا تا کہ وہ آنسو بہا کر غم غلط کرلیں۔ پھر آپ ﷺ دوبارہ ان کے ہاں تشریف لائے اور تعزیت فرمائی اور بچوں کے لئے دعا کی۔

(مسند احمد جلد 6 صفحہ 372، منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند جلد 5 ص 156)

تیسرے روز آپ پھر حضرت جعفرؓ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ ”بس اب آج کے بعد میرے بھائی پر مزید نہیں رونا“۔ آپ ﷺ نے ان کے یتیم بچوں کی کفالت کا انتظام وانصرام اپنے ذمہ لے لیا اور ان کی بیوہ سے فرمایا کہ میرے بھائی کے بیٹے میرے پاس لاؤ۔ حضرت جعفرؓ کے بیٹے عبداللہ کا بیان ہے کہ ”ہمیں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس طرح لایا گیا جیسے مرغی کے چوزے پکڑ کر لائے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے حجام کو بلوایا ہمارے بال وغیرہ کٹوائے اور ہمیں تیار کروایا۔ بہت محبت و پیار کا سلوک کیا اور فرمایا ”جعفر طیار کا بیٹا محمد تو ہمارے چچا ابو طالب سے خوب مشابہ ہے اور دوسرا بیٹا اپنے باپ کی طرح شکل اور رنگ ڈھنگ میں مجھ سے مشابہ ہے۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور گویا خدا تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے دردِ دل سے یہ دعا کی۔ ”اے اللہ جعفر کے اہل و عیال کا خود حافظ و ناصر ہو“ اور میری (عبداللہ کی) تجارت میں برکت کیلئے بھی دعا کی۔

ایک مرتبہ ہماری والدہ اسماءؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہماری یتیمی کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے انہیں تسلی دلاتے ہوئے فرمایا کبھی ان بچوں کے فقر و فاقہ کا خوف مت کرنا میں نہ صرف اس دنیا میں ان کا ذمہ دار ہوں بلکہ اگلے جہاں میں بھی ان کا دوست اور ولی ہوں گا“۔ (مسند احمد جلد 1 ص 204)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم لطیف احمد شاہد کاہلوں صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ ناروے اور مکرمہ امۃ الباسط بینا صاحبہ کو 15/اکتوبر 2010ء کو تین بیٹیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام پہلے سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا عطا کردہ عروسان شاہد رکھا گیا ہے۔ نومولود وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے مکرم چوہدری قائم الدین صاحب کاہلوں کی نسل سے اور مکرم چوہدری عبدالمنان صاحب اور محترمہ بشریٰ سیال صاحبہ بنت مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو ہر پہلو سے مبارک لمبی زندگی عطا فرمائے دین کا خادم، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی توفیق پانے والا ہو۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نصیر محمد صاحب کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا تیسرا بیٹا عزیزم مقصود احمد عمر 28 سال گردے خراب ہو جانے کی وجہ سے بیمار ہے اور گزشتہ پونے دو سال سے ہفتہ میں دو مرتبہ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد سے گردے واش ہو رہے ہیں لیکن چند دن قبل سارے جسم میں درد شروع ہو گیا طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل کروایا گیا لیکن آرام نہ آیا اور مریض کو مزید علاج کیلئے الائیڈ ہسپتال ریفر کر دیا گیا ماہر امراض گردہ نے تجویز کیا کہ مریض کے پھیپھڑوں، دل اور جھلی میں پانی بھر گیا ہے یہ پانی نکالنا پڑے گا پھیپھڑوں سے پانی نکالا گیا لیکن تکلیف میں کوئی فرق نہیں پڑا دوبارہ مریض کو طاہر ہارٹ انسٹیٹوٹ میں چیک کروایا گیا۔ اس وقت بچے کو شدید تکلیف ہے کئی دن سے لیٹ نہیں سکا خوراک کی نالی میں سوزش ہوگئی ہے خوراک نہیں کھا رہا کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم مقصود احمد کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم انصر حسین صاحب مربی سلسلہ وکالت تصنیف ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دادا مکرم چوہدری محمد شریف کمبوہ صاحب ولد مکرم چوہدری نبی بخش کمبوہ صاحب آف سمن آباد فیصل آباد مورخہ 12/اکتوبر 2010ء کو تقریباً 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 12/اکتوبر کو مکرم محمد احمد بشیر صاحب مربی سلسلہ نے سمن آباد میں نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ اسی دن جنازہ ربوہ لایا گیا اور بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم امین الرحمٰن صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے دعا کروائی۔ مرحوم تہجد گزار اور پانچوں نمازیں پابندی سے بیت الذکر جا کر، باوجودیکہ آخری عمر میں نظر مکمل طور پر ختم ہوگئی تھی ادا کرتے تھے۔ مرحوم شگفتہ طبیعت کے مالک اور ہردلعزیز تھے۔ مرحوم نے اپنے گاؤں 5 چک رتیاں ضلع ننکانہ میں احمدیہ بیت الذکر کی بنیاد سارے گاؤں کی مخالفت کے باوجود رکھی اور اپنے خرچ پر تعمیر کی۔ مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے، دو بیٹیاں، چار پوتے، پانچ پوتیاں، ایک پڑپوتی، سات نواسے، پانچ نواسیاں، بارہ پڑنواسے اور سات پڑنواسیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمود احمد منیر صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم لعل دین صاحب مرحوم کالا بن راجوری مقبوضہ کشمیر حال میر ابھڑکا میرپور آزاد کشمیر بقضائے الٰہی مورخہ 21/اکتوبر 2010ء کو بعمر 76 سال وفات پا گئیں۔ آپ دمہ اور سانس کی تکالیف میں گزشتہ چند سالوں سے مبتلا تھیں۔ بیماری کا عرصہ انتہائی صبر اور حوصلہ سے گزارا۔ آپ مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب مرحوم کی چچازاد بہن تھیں۔ آپ نہایت شفیق، محبت کرنے والی، عبادات کی پابند، مہمان نواز، تمام عزیز واقارب سے انتہائی ملاطفت اور موانست کا معاملہ کرنے والی تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سلسلہ کی انتہائی وفادار تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مکرم محمد یوسف بٹ صاحب مربی ضلع میرپور آزاد کشمیر نے احمدیہ قبرستان میر ابھڑکا میں 21/اکتوبر 2010ء کو بعد نماز مغرب پڑھائی۔ تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب ضلع نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں سات بیٹے مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب، مکرم عزیز احمد صاحب، مکرم رفیع احمد صاحب، مکرم ظفر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع میرپور آزاد کشمیر، مکرم طارق احمد کشمیری صاحب معلم وقف جدید نارووال، خاکسار، مکرم مبشر احمد شاد صاحب مربی ضلع راجن پور اور ایک بیٹی مکرمہ شریفاں بیگم صاحبہ بیوہ مکرم مبارک احمد شاہد صاحب گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ چھوڑی ہیں۔ آپ کے تمام بیٹے اللہ کے فضل سے نظام وصیت میں شامل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور تمام اولاد کو خلافت کا سچا وفادار بنائے اور مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم انیس احمد صاحب کارکن نظارت علیاء تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ امۃ المتین صاحبہ کنری ضلع عمرکوٹ مورخہ 21/اگست 2010ء کو بعمر 51 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم طاہر خالد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور بعد تدفین دعا مکرم بہادر علی صاحب معلم سلسلہ نے کروائی۔ تدفین محمود آباد سٹیٹ کے قبرستان میں ہوئی۔ مرحومہ قریباً 25 سال سے زائد عرصہ ایک ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں صاحب فراش رہیں، سر پر شدید چوٹ تھی اور اس وجہ سے ذہن پر بھی اثر تھا۔ تمام عمر ہر آزمائش کو انتہائی صبر وشکر سے برداشت کیا اور کبھی کسی سے شکوہ نہیں کیا۔ پسماندگان میں دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور کروٹ کروٹ راحت نصیب ہو۔ آمین

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
اوقات کار آجکل صبح 8:30 تا 1:30 بجے شام 4:30 تا 7:30 بجے
ادارہ قائم کردہ ڈاکٹر منصور احمد بھٹی مرحوم زیر نگرانی ہومیو ڈاکٹر مسرور احمد کریم رابطہ: 0333-6568240

سٹیٹ بینک آف پاکستان

14/اگست 1947ء کو جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو اپنے قیام کے ساتھ ہی اسے جن بے شمار انتظامی مسائل سے دوچار ہونا پڑا۔ ان میں سب سے بڑا مسئلہ بینکاری کا تھا۔ ابتداء میں فیصلہ کیا گیا کہ پاکستان میں بینکنگ سے متعلقہ تمام امور 30 دسمبر 1948ء تک ریزرو بینک آف انڈیا کے ذمہ ہوں گے۔ وہی پاکستان کے مرکزی بینک کے فرائض بھی انجام دے گا اور وہی پاکستانی کرنسی کے اجراء کا ذمہ دار ہوگا لیکن ہوا یوں کہ بھارت نے دوسرے مسائل و معاملات کی طرح اس معاملے میں بھی پاکستان سے مخاصمت کا سلسلہ جاری رکھا اور ہر ممکن طریقے سے کوشش کرتا رہا کہ پاکستانی معیشت اور سرمایہ کو نقصان پہنچے۔

اس صورتحال سے نمٹنے کے لئے قائداعظم محمد علی جناح نے ان افراد کو، جو غیر منقسم ہندوستان میں بینکنگ اور مالی امور کے ماہرین میں شمار ہوتے تھے، یہ ذمہ داری سونپی کہ وہ 30 ستمبر 1948ء سے پہلے ہی ایسے انتظامات کریں کہ پاکستان ریزرو بینک آف انڈیا کی خدمات سے دست کش ہو جائے۔

جناب زاہد حسین نے، جو اس سے قبل حیدرآباد (دکن) میں اس نوع کی ذمہ داریاں سنبھالنے کا احسن تجربہ رکھتے تھے، اس چیلنج کو قبول کیا اور کہا کہ وہ 30 ستمبر 1948ء سے تین ماہ پہلے ہی اس پوزیشن میں ہوں گے کہ ایک آزاد ملک کا مرکزی بینک بخوبی چلا سکیں۔ چنانچہ 30 جون 1948ء کو پاکستان، ریزرو بینک آف انڈیا کی خدمات سے آزاد ہوگیا اور یکم جولائی 1948ء کو کراچی میں قائداعظم محمد علی جناح نے سٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح کیا۔ بینک کی افتتاحی تقریبات اس عمارت میں انجام پائی تھیں، جہاں آجکل ادارہ فراہمی ونکاسی آب کراچی کے دفاتر ہیں۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہ تاریخی تقریب بابائے قوم، قائداعظم محمد علی جناح کی زندگی کی آخری تقریب تھی اور قائداعظم اس میں شمولیت کے لئے کوئٹہ سے بطور خاص تشریف لائے تھے۔

اس وقت سٹیٹ بینک آف پاکستان ملک کی اقتصادی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا انتظام ایک سنٹرل بورڈ آف ڈائریکٹر چلاتا ہے جس میں ایک گورنر، ایک ڈپٹی گورنر اور آٹھ ڈائریکٹرز شامل ہوتے ہیں۔ اس کی مکمل شاخیں پاکستان کے تمام بڑے شہروں میں موجود ہیں جبکہ چند شہروں میں فقط زرمبادلہ کے یونٹ کام کررہے ہیں۔

مستحق طلباء کی امداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔''

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، انشاء اللہ کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔''

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

''طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالب علم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔

جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔ اس کے ذریعہ یکم جولائی 2009ء سے جون 2010ء تک 6ہزار 485 طلباء و طالبات کو وظائف اور 338 طلباء و طالبات کو کتب مہیا کی گئیں۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری: 8 سے 10 ہزار روپے تک سالانہ
2۔ کالج لیول: 24 سے 36 ہزار روپے تک سالانہ
3۔ بی ایس سی ۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات: ایک سے 3 لاکھ روپے تک سالانہ

سینکڑوں طلبہ جن کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کیلئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

PH:0092 47 6212473
Mob:0092 332 7079462
0092 333 6707153
E-Mail:ntaleem@gmail.com
URL:www.nazarattaleem.org

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

بجلی کی بندش

مورخہ 5 نومبر 2010ء کو چناب نگر فیڈر پر بجلی سپلائی صبح 8:30 سے لے کر شام 4 بجے تک بوجب کنسٹرکشن ورک چنیوٹ بند رہے گی۔ درج ذیل علاقہ جات متاثر ہوں گے۔ محلّہ دل خوشاب چنیوٹ ، دارالیمن ، دارالفضل ، باب الابواب ، دارالصدر ، دارالرحمت ، دارالفتوح ، فیکٹری ایریا ، نصیر آباد حلقہ سلطان

(اسسٹنٹ مینیجر فیسکو ربوہ)

بقیہ صفحہ 2 سیرت النبی ﷺ از شمائل ترمذی

حضرت علیؓ بھی تھے۔ ہمارے گھر کھجور کے خوشے لٹکے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اس میں سے تناول فرمانے لگے۔ آپؐ کے ساتھ حضرت علیؓ بھی تناول فرمانے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: اے علی! ٹھہرو۔ تم ابھی بیماری سے اُٹھے ہو۔ (تم مت کھاؤ) حضرت ام منذرؓ کہتی ہیں اس پر حضرت علیؓ بیٹھ گئے۔ اور نبی کریم ﷺ تناول فرماتے رہے۔ وہ بتاتی ہیں پھر میں نے چقندر اور جَو کا کھانا آپؐ کے لئے تیار کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ اے علی اس میں سے کھاؤ یہ تمہارے لئے زیادہ مناسب ہے۔

حضرت ام المومنین عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لاتے اور فرماتے کیا تمہارے پاس صبح کے کھانے کے لئے کچھ ہے؟ میں عرض کرتی نہیں تو آپؐ فرماتے: میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ اسی طرح ایک روز آپؐ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! ہمیں ایک تحفہ آیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا ہے؟ میں نے عرض کی حیس (ایک قسم کا کھانا جو کھجور اور گھی اور پنیر وغیرہ سے بنایا جاتا ہے) ہے۔ آپؐ نے فرمایا: میں نے تو صبح روزہ رکھا تھا۔ وہ کہتی ہیں پھر آپؐ نے کھانا تناول فرمایا۔ (یہ نفلی روزہ تھا)

حضرت عبد اللہ بن سلامؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ آپؐ نے جَو کی روٹی کا ٹکڑا لیا۔ اس پر ایک کھجور رکھی پھر فرمایا: یہ اس کا سالن ہے اور تناول فرمایا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 4۔نومبر

طلوع فجر	4:59
طلوع آفتاب	6:24
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:18

درخواست دعا

محترم چوہدری محمد صدیق صاحب فاضل سابق انچارج خلافت لائبریری ربوہ شدید علیل ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ کے انتہائی نگہداشت وارڈ میں داخل ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو معجزانہ شفاء عطا فرمائے آمین

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

آزمائشی جوڑوں کا درد کورس فری
افاقہ ہو تو مکمل علاج کرائیں۔ معلوماتی کتابچہ فری۔ ہماری کتاب ''فیملی ڈاکٹر'' کی مدد سے اپنا علاج خود کریں۔ ربوہ کے ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے
مظہر ہومیو و ہربل فارما و ہسپتال
www.drmazhar.com
احمد نگر ربوہ: 0334-6372686

کیا بازار میں غلط جگہ گاڑی کھڑی کر کے خریداری کرنا مناسب ہے؟
حکیم منور احمد عزیز
چک چھٹہ حافظ آباد والے
دارالفتوح شرقی ربوہ
فون 0476214029 موبائل: 03346201283

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FD-10

wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دُنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دُنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram International Money Transfer
INSTANT CASH GLOBAL MONEY TRANSFER
Speed Remit
CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14, Gole Bazar Chenab Nagar, Rabwah. Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384
Toll Free: 0800-13541 Web: www.wallstreet.com.pk

PREMIER
Formaly Jakarta Currency
PREMIER EXCHANGE
Exchange co.'B' PVT.LTD.
DEALS IN ALL FOREIGN CURRENCIES
State Bank Licence No.11
Director: Adeel Manzar
Ph: 042-7566873,7580908, 7534690
Fax: 042-7568060,Mobil: 0333-4221419
Shop # 31, Ground Floor, Latif Centre, (Jewellry Market) Ichhra Lahore

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238